



سوال

(188) مالی معاملہ خرید و فروخت کے حوالہ سے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ زمین کا سودا ہوا- /84000 چوراسی ہزار میں، ساتھ ہی خریدار نے وعدہ کیا کہ آپ جب بھی زمین پھڑوانا چاہیں ایک لاکھ روپیہ دے کر پھڑوائیں گے باقی میں نے جو فضل اٹھائیں وہ میری ہوں گی یہ بات گواہوں کی موجودگی میں ہوئی پھر جب دو سال کے بعد زمین کو بیچنے والے نے خریدار کو کہا کہ اپنے وعدے کے مطابق رقم لو اور ہماری زمین واپس کرو تو خریدار کہنے لگا اگر مجھے تنگ کر کے تو میں آگے کسی اور کو فروخت کر دوں گا۔ پھر اثر و رسوخ والے لوگوں کو کہا گیا کہ خریداروں کو بلائیں اور ان کے بیان لیں تو خریداروں نے کہا کہ 6 مہینے کا وعدہ تھا جو کہ گزر گیا جس پر گواہوں کو طلب کیا تو انہوں نے گواہی دی کہ 2 سال کا وعدہ تھا اور خریدنے والے نے یہ بھی کہا تھا کہ اگر تم بذات خود بیچنے والے واپس لینا چاہو تو میں دے دوں گا اور اگر کسی اور کے لیے لوگ تو نہیں دوں گا۔ اب خریدار قسم اٹھانے کے لیے بھی تیار ہیں آپ بتائیں کہ قسم کس سے لی جانے گی خریدار سے یا فروخت کرنے والے سے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیح السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

معلوم ہونا چاہیے کہ قسم اٹھانے کی ضرورت ہی نہیں ہے کیونکہ فروخت کرنے والوں کے پاس گواہ موجود ہیں اس لیے قسم کی ضرورت نہیں ہے البتہ اگر گواہ موجود نہ ہوتے تو پھر قسم کی ضرورت پڑتی جو کہ مدعا علیہ (فروخت کرنے والے) پر آتی جیسا کہ حدیث مبارکہ ہے:

((البیہقہ لعمی)) (اخرج الترمذی کتاب ما جاء فی ان البیہقہ علی الدعی والبیہقہ علی الدعی علیہ زقم الحدیث: ۳۱۴۱)

”دعویٰ کرنے والے کے پاس گواہ ہوں اگر گواہ نہیں تو پھر مدعا علیہ پر قسم اٹھانا ہے۔ اس صورت میں خریدار سے قسم نہیں لی جائے گی۔ دعویٰ کرنے والا خریدار ہے اور گواہ موجود ہیں اس صورت میں اگر قسم لی بھی جائے تو مدعا علیہ فروخت کرنے والے پر آتی، بہر حال گواہوں کی گواہی پر اعتماد ہوگا۔

حدا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدہ



صفحہ نمبر 588

محدث فتویٰ